روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 19 ستمبر 2001ء 1422 ہجری 19 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 213

شفیق انسان

آنحضرت ﷺ ایک دفعہ صحابہؓ کے ہجوم کی وجہ سے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی نے دیکھا تو کہا یہ بیٹھنے کا کیا طریق ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پیار کرنے والا اور شفیق انسان بنایا ہے ظالم اور کینہ پرور نہیں بنایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی الأكل من اعلی الصحفة حدیث نمبر 3281)

جلسہ جرمنی کے آخری روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب۔ 26 اگست 2001ء

سیدنا حضرت مسیح موعود کا رحم و شفقت سے دیکھنا مجھے نئی زندگی عطا کر گیا

رفقاء حضرت مسیح موعود نے آپ کی صداقت کے معجزات اپنی آنکھوں سے رونما ہوتے ملاحظہ کئے

رجسٹر روایات میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات

قسط سوئم

والدہ کی پریشانی

حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب ولد مولوی عبدالغنی صاحب امرتسری کا سن بیعت 1900ء ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں' میں کوشش کروں گا کہ ایسے حالات بیان کروں جو پہلے احاطہ تحریر میں نہ آئے ہوں۔ میرے احمدی ہو جانے سے میری مادر مہربان کو میرے لامذہب ہو جانے کا سخت صدمہ ہوا تھا۔ آپ نمازوں میں خصوصاً تہجد میں اپنے بچوں کی سلامتی اور ایمان کے لئے بہت دعا کیا کرتی تھیں۔ لیکن جب میں اور بھائی جان احمدی ہو گئے تو گو ان کو اس بات کی خوشی تو ہوئی کہ ہمارے خیالات شریعت کی طرف راغب ہو گئے ہیں اور ہم حلال حرام کی تمیز کرنے لگ گئے ہیں لیکن ہم نے چھوٹے چھوٹے بھائیوں اور بہن کو بھی قرآن مجید پڑھانے کا ارادہ کر لیا۔ جب ہمارے ہمسائے اور نام کے رشتہ دار ان کو ڈراتے کہ تیرے بیٹے تو بے ایمان و کافر ہو گئے ہیں اس وقت وہ بہت ڈر جاتیں اور توبہ استغفار کرتیں۔ مرزا قادیان بہت ایسا ویسا ہے اس کے مرید اس کو خدا اور پیغمبر سمجھ کر اپنی عزتوں کو بھی اس سے خراب کرانے میں دیر نہیں کرتے۔ تو وہ بیچاری زار زار رویا کرتیں۔

قادیان جانے کا فیصلہ

جب میں واپس گھر امرتسر آ گیا تو میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں قادیان ہجرت کروں گا اور چھوٹے بھائیوں کو وہیں تعلیم دلاؤں گا تو انہوں نے مجھے اس ارادے سے روکنے کی بہت کوشش کی۔ آخر میرے کئی مہینے کے اصرار اور منت پر چھوٹے بچوں کو قادیان لے جانے کی بہ مشکل اجازت دی اور خود جانے سے قطعی انکار کرتے رہے یعنی جب میں ان کو قادیان لے گیا اور وہاں سکول میں داخل کرا آیا تو اولاد کی محبت نے ان کے پایہ استقلال میں کچھ لغزش کی تو فرمایا کہ میں اس شرط پر قادیان جاؤں گی کہ تو مجھے ہرگز مرزا صاحب کے گھر میں جانے کے لئے مجبور نہ کرنا چنانچہ اس کے متعلق پورا یقین کر لینے کے بعد وہ قادیان تشریف لے گئیں ہم نے مخالفوں کے محلے میں مکان کرائے پر لے لیا۔ کئی دن اسی طرح گزرے رفتہ رفتہ ہمسایہ عورتوں کی آمد و رفت ہمارے مکان میں شروع ہوئی تو والدہ صاحبہ کو معلوم ہوا کہ امرتسر میں جو کچھ غیبت حضرت اقدس کی گئی تھی وہ بالکل جھوٹ ہے اور یہاں کے مخالف بھی ایسے گندے الزام سن کر حیران ہو جاتے ہیں' ان کو بڑا تعجب ہوتا ہے۔

والدہ کی بیعت

ایک دن آپ نے مجھے گھر میں ہمشیرہ کے پاس بٹھا کر تاکید کی کہ میرے آنے تک کہیں نہ جانا اور خود کئی عورتوں کو ساتھ لے کر ڈرتے ڈرتے حضرت اقدس کی خدمت میں گئیں۔ اور جب آپ کو دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو چند یوم ہوئے کشف میں دیکھا تھا پھر کیا تھا آپ نے بیعت کر لی اور اپنی لڑکی کو بھی لے جا کر بیعت کرائی۔

اللہ تعالیٰ کا احسان

پھر فرماتے ہیں میرے لڑکے کا نام احسان علی ہے۔ 1905ء میں جبکہ کانگڑہ کا زلزلہ آیا تھا وہ اس کے بعد پیدا ہوا تھا۔ میں کیچ مکران بلوچستان میں ملازمت پر گیا ہوا تھا۔ حضرت اقدس کے حکم پر قادیان کے تمام احمدی اپنے مکانوں کو چھوڑ کر شہر کے باہر جھونپڑیوں میں رہتے تھے سخت گرمی کے دن تھے۔ میری بیوی کو حاملہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تکلیف تھی' جس رات کو احسان علی نے پیدا ہونا تھا اس دن حضرت اقدس نے شہر میں اپنے مکان پر جانے کی اجازت عطا فرما دی۔ دوسرے دن جب حضور کو معلوم ہوا کہ میرے گھر لڑکا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ گھر چلے گئے تھے۔ اگر جھونپڑی میں ہوتے تو بہت تکلیف ہوتی۔ غالباً اسی خیال سے آپ نے بچے کا نام احسان علی رکھ دیا۔ لیکن یہ بھی فرمایا کہ علی بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ حضور عام طور پر بچوں کے نام ان کے خاندان کے ناموں کے وزن پر ہی رکھا کرتے تھے۔ چونکہ میرا نام فیض علی ہے اس لئے بچے کا نام احسان علی رکھا ہو گا۔

پھر فرماتے ہیں کہ حضور کو جو چیز بھی تحفتہً دی جاتی آپ عموماً اس کا کچھ نہ کچھ حصہ استعمال فرماتے تھے تاکہ دینے والے کو ثواب زیادہ ہو جائے۔

مجسم رحم و شفقت

حضرت میاں عبدالرزاق صاحب ولد میاں رحیم بخش صاحب سکنہ سیالکوٹ۔ 1900ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ بہت بڑی تجارت کا کام شروع کر دیا۔ بارشوں کی وجہ سے بہت نقصان ہوا۔ جس کے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ سالانہ جلسہ قریب تھا۔ میں نے میر حامد شاہ صاحب کو کہا کہ حضرت صاحب کے آگے ہماری حالت بیان

مسلسل صفحہ 2 پر

وقف جدید تعلیم و تربیت کا ایک بڑا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"مجھ پر یہ امر واضح نہیں تھا کہ کوئی حقیقی ضرورت ایسی ابھری ہے جس کو پورا کرنے کے لئے یہ تحریک کی جائے اور اندازہ تھا کہ یہ ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اس لئے آمد کے ذرائع بھی بڑھنے چاہئیں۔ لیکن بعد کے حالات سے پتہ چلا کہ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سے تحریک دل میں ڈالی گئی تھی کیونکہ اچانک (دعوت الی اللہ) میں ایسی سرعت پیدا ہو گئی اور دنیا کا رجحان احمدیت کی طرف اس تیزی سے بڑھنے لگا کہ ان کو (دعوت الی اللہ) کرنے کا تو الگ مسئلہ' ان کی تربیتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے بہت بڑی مالی ضروریات در پیش تھیں۔ کیونکہ انہی میں سے مربی نکالنا' ان کی تربیت کے سامان کرنا' ان کو جگہ جگہ جلسوں کے ذریعہ اور تربیتی کلاسز کے ذریعہ اس دین کی تفصیل سمجھانا جس کو عموماً بغیر سمجھے عامۃ الناس قبول کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف احمدیت کے لئے خاص نہیں دنیا کے ہر مذہب کے کا یہی حال ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27۔ دسمبر 1996ء بیت الفضل لندن)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پولیو ڈے

25 تا 27 ستمبر 2001ء پورے ملک میں پولیو ڈے منایا جا رہا ہے۔ پانچ سال سے کم عمر تمام بچوں کو پولیو کے حفاظتی قطرے پلائے جائیں گے۔ تمام احباب 5 سال سے کم عمر کے بچوں کو لازماً یہ حفاظتی قطرے پلوائیں۔

ڈینٹل سرجن کی آمد

مورخہ 23 ستمبر 2001ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

کر کے ہمارے لئے دعا کرائی جائے- جب ہم جلسے پر آئے تو حامد شاہ صاحب نے خاص دعا کے لئے درخواست کی- حضرت صاحب مصلے پر بیٹھے ہوئے تھے- میر حامد شاہ صاحب نے میری تجارت کا سب واقعہ بیان کیا اور دعا کے واسطے عرض کی- پھر حضرت صاحب نے میری طرف رحم اور شفقت سے دیکھا' ان کا اس وقت رحم سے جو دیکھنا تھا وہ نئی زندگی عطا کر گیا- اور میری والاد کے لئے بھی ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا-

خدا کا عظیم الشان نشان

اس کے بعد جہلم کا واقعہ میں نے دیکھا جب حضرت صاحب جہلم تشریف لے گئے- میں ایک دن پہلے گیا تھا' جب اسٹیشن پر گاڑی پہنچی تو وہاں بہت خلقت دیکھنے آئی ہوئی تھی- حضرت صاحب انتظام کے ساتھ جو کوٹھی دریا کے کنارے پر تھی وہاں پہنچائے گئے- مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کابل والے بھی حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے- خلقت کو دیکھنے کا بہت شوق تھا تھانیدار نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کوٹھے کے اوپر کرسی پر چند منٹ بیٹھ جائیں- تا کہ جو خلقت آپ کو دور دور سے دیکھنے آئی ہے وہ دیکھ لے- اور ہجوم کم ہو- حضرت صاحب نے منظور فرمایا لیا اور کوٹھے پر چڑھ کر کرسی پر بیٹھ گئے- سب لوگوں نے نے نیچے سے نظارہ کیا- دوسرے دن کچہری میں پیشی تھی- حضرت صاحب کچہری میں تشریف لے گئے تو مجسٹریٹ نے کہا- ایک گھنٹے بعد مقدمہ پیش ہو گا- حضرت صاحب باہر میدان میں کرسی پر بیٹھ گئے اور تقریر کی- بہت خلقت جمع تھی- سب نے اس تقریر کو سنا -تقریر ختم ہونے پر بے شمار لوگوں نے بیعت کی- تقریباً 1000 سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی یہ مقدمہ کیا تھا گویا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا-

خداداد رعب

حضرت مولوی محمد جی صاحب ولد میر محمد زمان خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے جندو بازار کی طرف سے سیر پر جانے کا ارشاد فرمایا- بیت اقصیٰ کے پاس پہنچے تو دوستوں سے بات کرنے کھڑے ہو گئے' خاکسار آگے بڑھا تو دیکھا کہ مرزا نظام دین' مرزا گل محمد صاحب کے والد تھے' ویسے تو مخالف تھے لیکن حضرت مسیح موعود کو دیکھ کر قلم چھوڑ کر تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے' اس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے جس طرح صوفی نماز میں کھڑا ہوتا ہے- حضرت اقدس نے جب اس کو دیکھا تو آپ وہاں سے واپس آ گئے-

حضور کی روحانی اولاد

خلافت ثانیہ میں مرزا گل محمد کو خاکسار نے کہا کہ تم دوسری شادی کر لو' اس نے کہا کہ حضرت اقدس کا الہام ہے کہ میرے اولاد نہیں ہو سکتی' میں نے کہا آپ کے والد صاحب کو تعظیم دیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے- تو اس نے کہا اچھا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لکھتا ہوں 'اب مرزا گل محمد کے دو لڑکے ہیں' میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ حضرت اقدس کی روحانی اولاد میں شامل ہو گیا ہے اب یہ الہام کے نیچے نہیں رہا- اس لئے اس کو دوسری شادی کی تجویز دی تھی- جبکہ اس کا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے کہا مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہیں-

غیرت خداوندی

حضرت عبداللہ عبدل صاحب ابن گلاب صاحب سکنہ قادیان حضرت مسیح موعود کی زیارت اور بیعت کی- 1901ء میں زیارت نصیب ہوئی- آپ بیان فرماتے ہیں' ایک دفعہ میرے والد بزرگوار خواجہ گلاب الدین صاحب مرحوم نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ بٹالہ گیا' اس وقت حضرت صاحب نے دعویٰ نہیں کیا ہوا تھا' جب ہم آگے بڑھے تو ایک عیسائی اپنی تبلیغ کر رہا تھا حضرت صاحب اس کے ساتھ بحث کرنے لگ پڑے- بحث کے دوران عیسائی نے کہا کہ میں ایک گھڑے میں کچھ لکھ کر ڈال دیتا ہوں اور آپ اس کا مضمون بتائیں تو پھر میں دیکھ لوں گا- آپ کو خدا بتاتا ہے یا نفس کی باتیں کرتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ پہلے آپ دعویٰ کریں کہ میں نے تمام مضمون بتا دیا تو آپ 'دین' قبول کر لیں گے تو اس نے جواب دیا کہ یہ بات میں ہرگز نہیں کروں گا- اور تم سے کوئی بات نہیں کروں گا- چنانچہ حضور واپس تشریف لے آئے- میں نے حضور سے راستے میں دریافت کیا کہ حضور آپ کو وہ مضمون معلوم تھا کہ کیا لکھا تھا' حضور نے فرمایا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ذلیل نہیں کرتا- مجھے اللہ تعالیٰ نے ضرور بتا دینا تھا اگر وہ دین قبول کرنے کا وعدہ کر لیتا-

خدا تعالیٰ کا خاص کرم

حضرت سردار کرم داد خان صاحب ابن ولی داد خان صاحب ساکن جمالی بلوچاں- میں نے حضور کا خطبہ بیت اقصیٰ میں سنا- جو حضور نے یاتون من کل فج عمیق پر فرمایا اور فرمایا کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟ اور فرمایا تمہارے درمیان وہی مسیح موعود بول رہا ہے جس کی خبر خدا نے دی تھی اور اس کے رسول نے دی تھی- اس کے بعد میں نے حضور کی زیارت 1904ء بمقام گورداسپور میں کی- جب حضور پر کرم دین بھیں والے نے مقدمہ کر رکھا تھا- اتنے دن ٹھہرا جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہو گیا- جب مجسٹریٹ نے پانچ صد روپیہ جرمانہ کیا- خواجہ کمال الدین نے فوراً روپیہ آگے رکھ دیا- بندہ عدالت میں موجود تھا- حضور انور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا کہ خواجہ کمال الدین کو پانچ سو روپیہ ساتھ لے جانے کی توفیق ملی- جو بعد میں واپس کر دیا گیا تھا- لیکن اس وقت مجسٹریٹ کا خیال تھا کہ پانچ سو روپیہ جرمانہ کروں' فوراً تو دے نہیں سکیں گے اس لئے کم از کم ایک رات تو جیل میں رہنا پڑے گا-

احمدی ادیبوں کے لئے ہدایات

محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود نے جب مجھے الفضل کا اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر فرمایا تو ملاقات میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا-

''لیکن آپ کو الفضل میں بطور نائب مدیر مقرر کرنے میں ایک خطرہ بھی ہے جس کا سدباب ضروری ہے-''

ہمت اور اہلیت سے بڑھ کر پڑنے والی ذمہ داری کے احساس سے میں پہلے ہی سہما ہوا تھا' خطرہ کے ذکر پر مزید ٹھٹھک کر رہ گیا- خطرے کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ''آپ ہیں دلی کے رہنے والے' دلی والوں کو اپنی زبان دانی پر بڑا ناز ہوتا ہے- وہ بڑی لچھے دار زبان بولتے ہیں جس میں تکلف و تصنع کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے- ہم ایسی بناوٹی اور مصنوعی زبان کے قائل نہیں ہیں- ہماری اپنی زبان بھی اردو ہی ہے ہم اردو ہی بولتے اور اردو میں ہی لکھتے ہیں لیکن ہماری اردو نازونخروں نیز نزاکتوں اور نفاستوں میں پلی ہوئی دلی کی اردو سے مختلف ہے- خطرہ یہ ہے کہ آپ کہیں الفضل میں بھی دلی کی زبان رائج کرنے کی غلط روش پر نہ چل نکلیں آپ کو الفضل میں کام کرنے کیلئے ہمارے علم کلام اور انداز بیان سے واقفیت حاصل کر کے اس میں دسترس کرنا ہوگی-''

حضور نے بات کو یہیں تک محدود نہیں رکھا بلکہ جہان دانش کی ایک جھلک دکھاتے ہوئے مزید فرمایا: ''اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم زبان کے معاملہ میں خوبصورت اور چاشنی کے قائل نہیں ہیں- دراصل ہمارا خوبصورتی اور چاشنی کا معیار مختلف ہے- میں اس اختلاف کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں- آپ نے بڑے بڑے شہروں میں قسم ہاقسم کے رنگوں میں بھڑکتے اور خوشبوؤں سے مہکتے' سجے سجائے اور آراستہ و پیراستہ باغ دیکھے ہوں گے- ماہر باغبانوں کی راہنمائی میں مالی ان میں بڑی محنت اور کاوش سے روشیں اور کیاریاں بنا کر ان میں رنگ ہا رنگ کے پھول اگاتے ہیں اور ہر کیاری میں مختلف رنگوں اور مختلف سائزوں کے پھول ایسی جداگانہ ترتیب قائم کرتے ہیں کہ ہر کیاری اپنی جگہ منفرد نوعیت کا بہت ہی خوشنما گلدستہ نظر آنے لگتی ہے- محنت سے سجائی اور تیار کی گئی ایسی خوشنما و خوش رنگ کیاریوں کے بے شمار گلدستے باغ کے حسن کو چار چاند لگا دیتے ہیں لیکن انسانی ہاتھوں سے لگائے ہوئے ان باغوں کا حسن تکلف و تصنع کا مرہون ہوتا ہے- اس کے بالمقابل سرسبز و شاداب پہاڑوں میں پائی جانے والی وادیوں کا اپنا ایک حسن ہوتا ہے اور ہوتا بھی ہے بہت دلکش و دلفریب- ان حسین و جمیل وادیوں کے قدرتی حسن سے لطف اندوز ہونے کے لئے سیاح ہزاروں میل دور سے کھنچے چلے آتے ہیں- وادیوں میں اگے ہوئے سبزے' درختوں اور رنگ ہا رنگ پھولوں کو کوئی مالی یا باغبان نہیں اگاتا اور نہ کوئی مالی ان میں تراش خراش کے ذریعہ خوبصورتی اور نزاکت و نفاست پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے- اس کے باوجود ہر وادی کچھ کم خوبصورت اور دلکش نظر نہیں آتی- اس کا حسن قدرتی ہوتا ہے- اس میں تکلف اور تصنع نام کو نہیں ہوتا- سادگی اور بیساختگی وادی کے قدرتی حسن میں ایسی دلکشی پیدا کر دیتی ہے کہ لوگ دیکھتے رہ جاتے ہیں- سو زبان کے معاملہ میں ہم وادی والے قدرتی حسن کے قائل ہیں- مالیوں کے لگائے ہوئے باغ کے مصنوعی حسن کو ہم چنداں اہمیت نہیں دیتے- آپ الفضل میں کام شروع کرنے سے پہلے الفضل کے مزاج کو سمجھیں اور اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھالیں اور پھر مضامین لکھ لکھ کر الفضل میں نکھار اور تنوع پیدا کرنے کی کوشش کریں-''

(ماہنامہ اخبار احمدیہ- جرمنی اگست ستمبر 2000ء)

مدرسہ احمدیہ ضرور بنے گا

بندہ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب کی بیعت کی' درمیانی جھگڑوں کا بھی علم ہوتا رہا- چنانچہ جب ایک مجلس بیت مبارک میں منعقد کی گئی- بندہ اس میں حاضر تھا- مولوی محمد عظیم صاحب' صدرالدین صاحب' اور خواجہ کمال الدین صاحب چاہتے تھے کہ مدرسہ احمدیہ قائم نہ ہو- جو حضرت مسیح موعود کا تجویز کردہ تھا- بہت جوش کے ساتھ تقریریں کرتے رہے اور کہتے تھے کہ ہم نے کوئی ملاں پیدا کرنے ہیں- جنہوں نے آگے ہی دین کا ستیاناس کر دیا ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی اس وقت تشریف لائے ہوئے تھے- جب حضور نے صدر کی اجازت سے لیکچر شروع فرمایا تو خواجہ صاحب کا جو اثر مجلس کے اکثر احباب پر تھا- کافور ہو گیا- بلکہ جب انہوں نے یہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی آنکھیں بند کرنے کے بعد ہی حضور کے ارادے پر پانی پھیرنا شروع کر دیا ہے تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں' اور مسیح موعود کے فدائی زارو قطار رونے لگے اور سب نے حضور سے اتفاق کیا کہ مدرسہ احمدیہ ضرور بنے گا-

خلیفہ خدا بناتا ہے

پھر حضرت صاحب خود خلافت کے منصب پر متمکن ہوئے تو بندہ چھاؤنی لاہور میں موجود تھا- ادھر مولوی صاحب کی وفات ہوئی ادھر ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب وغیرہ فوراً ہمارے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ بیعت میں جلدی نہیں کرنی چاہئے- میں نے کہا کہ جب خلیفہ خدا بناتا ہے تو اس میں جلدی یا دیر کے کیا معنے ہیں-- جس کو خدا خلیفہ بنائے گا ہم بیعت کریں گے- اور آپ کے یہاں آنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت محمود خلیفہ ہوئے تو آپ بیعت نہیں کریں گے- ہاں اگر محمد علی خلیفہ ہوئے تو بیعت کریں گے- میرا اتنا کہنا تھا کہ محمد حسین شاہ صاحب سخت غصے میں گھر گئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ اپنے بھائیوں پر بدظنی کرتے ہو- تم کو کیا معلوم کہ ہم لوگ بیعت کر لیں گے کہ نہیں- میں نے کہا کہ یہاں آپ کے آنے کا اور کیا مطلب ہے-

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تیری قربت میں عجب دل کا سماں ہوتا تھا

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی کبھی نہ بھولنے والی دل گداز یادیں

شفقت و پیار کا اچھوتا انداز - قولوا قولاً سدیدا کی عملی تصویر - ایفائے عہد کی اعلیٰ و نادر مثال

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ

جب میری جان پہ بن گئی

1969ء میں خاکسار نے اپنڈے سائٹس کا آپریشن کروایا- آپریشن کامیاب رہا لیکن بعد میں طبیعت خراب ہوتی چلی گئی- اور بیماری کا یہ سلسلہ طویل ہو گیا- ایک دن کسی نے بتایا کہ آج حضور احمد نگر اپنی اراضی پر تشریف لائے تھے- وہاں کسی دوست نے شکایت کی کہ حضور آپ کی اراضی کے سلسلہ میں ناصر ظفر کی انگیخت پر شفعہ ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے- وغیرہ وغیرہ-

مجھے جب اس خبر کا علم ہوا تو مجھ پر تو جیسے بجلی گر پڑی اتنا ہولناک الزام اتنا جھوٹ! بیماری کی تکلیف اور غم تو جیسے بھول ہی گیا- اس کربناک الزام سے رات بھر ایک لمحہ کے لئے سو نہ سکا- ساری رات دعا اور بے چینی میں کٹی- کیونکہ جس امر کے بارے میں حضور کی خدمت میں شکایتاً عرض کی گئی تھی اس معاملے کا مجھے علم تک بھی نہیں تھا- پھر یہ احساس کہ حضور مجھ سے ناراض ہوں گے مجھے بے موت مار رہا تھا- بیماری کی تکلیف کی وجہ سے یہ بھی ہول اٹھ رہا تھا کہ اگر اس بیماری کے دنوں میں ہی حضور کی ناراضگی کے عالم میں اس جہان سے کوچ ہوا تو خدا کو کیا جواب دوں گا....... گرمی کا موسم تھا- دن کے دو بجے تھے جب گھر والے آرام کر رہے تھے- مجھے خدشہ تھا کہ میں نے کسی کو بتایا کہ میں ربوہ جا رہا ہوں تو گھر والے میری بیماری کے پیش نظر مجھے ہرگز نہ جانے دیں گے- لہذا میں نے اس وقت کا انتظار کیا پھر خاموشی سے آہستہ آہستہ بس سٹاپ کی طرف روانہ ہوا جو میرے گھر سے تقریباً ایک فرلانگ پر واقع تھا- راستہ میں چار دفعہ بیٹھ کر سانس لیا- کیونکہ پیٹ پر آپریشن کا زخم تھا اور دل کی تکلیف اس کے علاوہ تھی- لیکن حضور کی ناراضگی کے احساس نے سب بیماریوں کے احساسات کو ختم کر دیا تھا- بس پر سوار ہوا اور تین بجے قصر خلافت پہنچا- اطلاع بھجوائی- میرے محسن اور شفیق آقا کو خاکسار کی آمد کا علم ہوا تو اپنے آرام کی پرواہ کئے بغیر تشریف لائے اور ایک معمولی اور ادنیٰ خادم کو شرف ملاقات سے نوازا- حضور نے صحت کے بارہ میں استفسار فرمایا لیکن شدت جذبات اور نقاہت کے باعث منہ سے آواز نہ نکل سکی- حضور میری حالت کو سمجھ رہے تھے آپ نے شفقت اور پیار سے مزید تسلی و تشفی دی- آخر بڑی مشکل سے ایک بات منہ سے نکلی'' حضور- پانی!'' قربان جاؤں اپنے شفیق آقا کے- حضور خود اٹھے اندر سے ٹھنڈا مشروب لائے- پینے کے بعد کچھ عرض کرنے کی پوزیشن میں ہوا- جب قدرے بات کا آغاز ہوا تو پیارے اور مشفق آقا نے ازراہ ہمدردی دریافت فرمایا آپریشن پر تمہارا کس قدر خرچ آیا ہے- مجھے احساس ہوا کہ حضور کا یہ خیال ہے کہ شاید طویل بیماری کے باعث مقروض ہے اس لئے پریشان ہے- میں نے عرض کیا حضور میں بیماری کے اخراجات کے سلسلہ میں خود کفیل ہوں- حضور سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے آخر میں حرف مدعا زبان پر لایا کہ حضور میرے علم میں آیا ہے کہ حضور کی خدمت میں میری شفعہ وغیرہ کے سلسلے میں کسی نے شکایت کی ہے جس کے باعث یہ تکلیف اور غم میری بیماری سے بھی زیادہ تکلیف دے رہا ہے- جبکہ مجھے سرے سے ایسی کسی بات کا علم ہی نہیں- لہذا حضور مجھے معاف فرما دیں- خاکسار کے ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کے بعد میری آواز بھرا گئی اور پھر بولنے کی بھی سکت نہ رہی- میری بات سن کر حضور کی محبت کا دریا جوش میں آیا اس کے بعد حضور نے جتنی محبت اور جتنی شفقت کا اور جس پیار کا سلوک فرمایا اس کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ بالکل نہیں-

قولوا قولاً سدیدا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث علاقہ کے غیر از جماعت دوستوں سے ہمیشہ شفقت سے پیش آتے اور اہم معاملات میں ان کی دلجوئی اور رہنمائی فرماتے لیکن حضور کا ہمیشہ یہ طریق رہا کہ آپ ہر معاملے میں نہایت پیار سے مگر بالکل کھرے انداز میں صاف بات ارشاد فرماتے- آپ کا طرز عمل قرآنی حکم قولوا قولاً سدیدا کی عملی تصویر ہوا کرتا تھا-

1970ء کے انتخابات سے قبل حضور اقدس ایبٹ آباد میں قیام فرما تھے- خاکسار نے لالیاں اور ربوہ کے صوبائی حلقہ کے متوقع امیدواران' ان کی وابستگیاں' پس منظر اور ان کی کارکردگی کے بارے میں تفصیلی رپورٹ ارسال کی- جس پر حضور نے ایک صاحب کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ الیکشن میں کھڑے ہو جائیں- چنانچہ خاکسار ان صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو حضور کے ارشاد سے آگاہ کیا- چنانچہ وہ صاحب بطور آزاد امیدوار صوبائی اسمبلی کے انتخاب میں کھڑے ہو گئے- حضور ان صاحب کی شرافت اور نیک شہرت کی وجہ سے ان کو پسند فرماتے تھے- اور متعدد بار ان کے بارہ میں فرمایا کرتے تھے کہ وہ میرے دوست ہیں- چنانچہ انتخاب سے قبل حضور کی دعوت پر وہ صاحب اور خاکسار ایبٹ آباد حاضر ہوئے- حضور نے ازراہ شفقت ان صاحب کو ذاتی مہمان کے طور پر الگ بخارا ہوٹل میں چند یوم ٹھہرایا-

حضور جب ربوہ واپس تشریف لائے تو ان صاحب کے مدمقابل امیدوار اور ان کی برادری کے معزز اراکین اور ان کے سپورٹر جو تقریباً 8-10 - افراد تھے حضور کی خدمت اقدس میں الیکشن کے سلسلے میں ووٹ مانگنے آئے- جب تمام احباب تشریف رکھ چکے- اور ابھی آنے والے احباب بات کرنے کا موڈ بنا ہی رہے تھے کہ حضور نے حسب معمول نہایت محبت بھرے لہجہ میں اور مسکراتے ہوئے فرمایا'

پہلے میری بات سن لیں- پھر میں آپ کی باتیں سنوں گا- سب نے کہا بالکل بجا ہے- پہلے آپ فرمائیں-

حضور نے نہایت صاف اور واضح الفاظ میں لیکن نہایت ہی پیارے اور متبسم لب و لہجہ میں فرمایا- اگر تو آپ صوبائی نشست کے لئے ووٹ مانگنے آئے ہیں تو میں (فلاں) صاحب سے وعدہ کر چکا ہوں- ہاں اگر آپ قومی اسمبلی میں کھڑے ہونا چاہیں تو کل شام تک آپ سوچ کر مجھے بتائیں تو میں آپ کی امداد کے لئے تیار ہوں-

حضور کے اس دوٹوک اور واضح فیصلہ سے جو قول سدید کی عملی تصویر تھا- آنے والے رفقاء کو زبردست دھچکا لگا اور مایوسی ان کے چہروں پر واضح طور پر نظر آنے لگی- ان میں سے ایک صاحب جو حضور کے مقام اور مرتبہ کو صحیح طور پر نہیں پہچانتے تھے اپنے سادہ اور مخصوص انداز میں حضور سے ان کے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کی- لیکن ان کے ساتھ آئے ہوئے ایک اور صاحب نے جو حضور کے پسندیدہ بھی تھے اور حضور کو زیادہ اچھے طور پر جانتے تھے اور حضور کے اصولوں سے قدرے واقف بھی تھے نظر ثانی کی اس درخواست پر کہنے لگے ہماری تو یہ مجال نہیں کہ ہم اب یہ عرض کریں کہ حضور نظر ثانی فرمائیں-

ملاقات سے اٹھنے سے پہلے وفد کے ایک سرکردہ صاحب نے جو دعا کی فلاسفی سے ناواقف تھے اور جنہوں نے محض دعا کا نام سن رکھا تھا' اپنی سادگی میں کہا کہ

اچھا ہمارے لئے دعا ہی فرما دیں-

اس پر حضور نے پھر قول سدید کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا- یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہماری امداد اور دعا میں اختلاف ہو-

حضور کی اس صاف گوئی کا ان سب احباب پر گہرا اثر پڑا- چنانچہ بجائے کسی قسم کی ناراضگی کے اس کے بعد بھی یہ سرکردہ احباب حضور سے اپنے تعلقات مستحکم کرنے کی کوشش کرتے رہے-

آئین جواں مرداں
حق گوئی و بے باکی

1970ء میں ملک میں عام انتخابات ہونے والے تھے- تحصیل چنیوٹ کے حلقہ سے قومی اسمبلی کے لئے ایک آزاد امیدوار کی درخواست پر حضور نے اس کی حمایت کا وعدہ کیا تھا- اس کے بعد ملک کی ایک بڑی سیاسی جماعت کی طرف سے حضور سے تعاون کی درخواست کی گئی حضور نے فرمایا کہ ہمارا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں البتہ آپ کے نامزد کردہ اچھی شہرت کے حامل امیدواروں کی ہم حمایت کریں گے اس کے بعد اس سیاسی جماعت کی طرف سے یہ کہا گیا کہ جس آزاد امیدوار کی آپ حمایت کر رہے ہیں اسے کہا جائے کہ وہ ہماری سیاسی جماعت میں شامل ہو جائے- درحقیقت اس سیاسی جماعت کا ملک کے دیگر حصوں میں تو بہت شہرہ تھا لیکن اس ضلع میں اس پارٹی کی کوئی خاص حیثیت نہ تھی- اور وہ سیاسی جماعت اس آزاد امیدوار کو اپنی پارٹی میں شامل کر کے اس علاقے میں بھی اپنا اثر و رسوخ قائم کرنا چاہتی تھی- اس پارٹی کے سربراہ نے اس درخواست کے ساتھ ساتھ دھمکی کا انداز بھی اختیار کیا اور کہا کہ اگر وہ امیدواران کی پارٹی میں شامل نہ ہوئے تو ہم اپنا امیدوار کھڑا کر دیں گے اور

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود
مسیح ہندوستان میں

کل صفحات

یہ کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 15 کے صفحہ نمبر 1 تا ص 107 کل 107 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تالیف واشاعت

حضرت مسیح موعود نے یہ کتاب اپریل 1899ء میں تالیف فرمائی اور اس کی اشاعت عام پہلی بار 20 نومبر 1908ء کو ہوئی۔

غرض تالیف

حضرت مسیح موعود خود اس کتاب کی غرض تالیف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اس کتاب کو میں اس غرض سے لکھتا ہوں کہ واقعات صحیحہ اور نہایت کامل اور ثابت شدہ تاریخی شہادتوں اور غیر قوموں کی قدیم تحریروں سے ان غلط اور خطرناک خیالات کو دور کروں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی اور آخری زندگی کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں"۔(ص 5-6)

اور آگے چل کر مزید فرماتے ہیں:

"سو میں اس کتاب میں ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح مصلوب نہیں ہوئے نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو بیس برس عمر پا کر سرینگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے"۔(ص 14-15)

اہم مضامین

یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔

1- صلیبی موت سے بچنے پر انجیلی دلائل۔

2- ان شہادتوں کے بیان میں جو حضرت مسیح کی نسبت قرآن وحدیث سے ملتی ہیں۔

3- ان شہادتوں کے بیان میں جو طب کی کتابوں سے لی گئی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے زخموں کے علاج کیلئے ان کے حواریوں نے یہ مرہم تیار کی جس کا نام "مرہم عیسیٰ" ہے۔

4- ان شہادتوں کے بیان میں جو تاریخی کتب سے لی گئی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح کے اپنے ملک سے نصیبین، افغانستان اور ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے کا ذکر آتا ہے۔

اس بات میں حضرت اقدس نے دینی لٹریچر، بدھ مت کی کتابوں اور دیگر کتب تاریخ سے مسیح کی سیاحت پر روشنی ڈالی ہے اور اس کتاب کے صفحہ نمبر 68 پر اس راستہ کا نقشہ بھی دیا ہے جو حضرت مسیح نے یروشلم سے ہندوستان آنے کے لئے اختیار کیا تھا۔ اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ کشمیر اور افغانستان میں مسیح کی کھوئی ہوئی بھیڑیں آباد تھیں جن کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث فرمایا تھا۔

اس کتاب کی اہمیت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب تریاق القلوب میں اس کتاب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

کہ جو شخص میری کتاب "مسیح ہندوستان میں" اول سے آخر تک پڑھے گا(۔) ممکن نہیں کہ وہ صعود جسمانی کا قائل رہے۔(روحانی خزائن جلد نمبر 15 ص 145)

چند تعلیمی وتربیتی اقتباسات

صبر کے مناظر

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں اور پھر بعد اس کے بھی کفار کے ہاتھ سے دکھ اٹھایا اور بالخصوص مکہ کے تیرہ برس اس مصیبت اور طرح طرح کے ظلم اٹھانے میں گزرے کہ جس کے تصور سے بھی رونا آتا ہے۔ لیکن آپ نے اس وقت تک دشمنوں کے مقابل پر تلوار نہ اٹھائی اور نہ ان کے سخت کلمات کا سخت جواب دیا جب تک کہ بہت سے صحابہ اور عزیز دوست بڑی بے رحمی سے قتل کئے گئے اور طرح طرح سے آپ کو بھی جسمانی دکھ دیا گیا اور کئی دفعہ زہر بھی دی گئی اور کئی قسم کی تجویزیں قتل کرنے کی کی گئیں جن میں مخالفوں کو ناکامی رہی جب خدا کے انتقام کا وقت آیا تو ایسا ہوا کہ مکہ کے تمام رئیسوں اور قوم کے سر بر آوردہ لوگوں نے اتفاق کر کے یہ فیصلہ کیا کہ بہر حال اس شخص کو قتل کر دینا چاہئے، اس وقت خدا نے جو اپنے پیاروں اور صدیقوں اور راستبازوں کا حامی ہوتا ہے آپ کو خبر دیدی کہ اس شہر میں بجز بدی کے کچھ نہیں اور قتل پر کمر بستہ ہیں یہاں سے جلد بھاگ جاؤ۔ تب آپ بحکم الٰہی مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ مگر پھر بھی مخالفوں نے پیچھا نہ چھوڑا بلکہ تعاقب کیا۔ اور بہر حال اسلام کو پامال کرنا چاہا۔ جب اس حد تک ان لوگوں کی شورہ پشتی بڑھ گئی اور کئی بے گناہوں کے قتل کرنے کے جرم نے بھی ان کو سزا کے لائق بنایا تب ان کے ساتھ لڑنے کے لئے بطور مدافعت اور حفاظت خود اختیاری اجازت دی گئی اور نیز وہ لوگ بہت سے بے گناہ مقتولوں کے عوض میں جن کو انہوں نے بغیر کسی معرکہ جنگ کے محض شرارت سے قتل کیا تھا اور ان کے مالوں پر قبضہ کیا تھا اس لائق ہو گئے تھے کہ اسی طرح ان کے ساتھ اور ان کے معاونوں کے ساتھ معاملہ کیا جاتا۔ مگر مکہ کی فتح کے وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو بخش دیا لہٰذا یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ نے کبھی دین پھیلانے کے لئے لڑائی کی تھی یا کسی کو جبراً اسلام میں داخل کیا تھا سخت غلطی اور ظلم ہے۔(ص 10)

خدا کی طرف دعوت

خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا اور قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل حلم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔

اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور (دین) میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں۔ اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں۔ اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔ (ص 13)

تحقیق کا معیار

ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور یونہی بدظنی سے ان سچائیوں کو ہاتھ سے پھینک نہ دیں اور یاد رکھیں کہ ہماری یہ تحقیق سرسری نہیں ہے۔ بلکہ یہ ثبوت نہایت تحقیق اور تفتیش سے بہم پہنچایا گیا ہے۔ اور ہم خدائے تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کام میں ہماری مدد کرے اور اپنے خاص الہام اور القاء سے سچائی کی پوری روشنی ہمیں عطا فرمادے کہ ہر ایک صحیح علم اور صاف معرفت اسی سے اترتی اور اسی کی توفیق سے دلوں کی رہنمائی کرتی ہے۔(ص 15)

دماغوں میں روشنی

اب ضرور ہے کہ دماغوں میں روشنی اور دلوں میں توجہ اور قلموں میں زور اور کمروں میں ہمت پیدا ہو۔ اور اب ہر ایک سعید کو فہم عطا کیا جائے گا اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائے گی کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے۔ مبارک وہ جو اس روشنی سے حصہ لیں۔ اور کیا ہی سعادتمند وہ شخص ہے جو اس نور سے کچھ پاوے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ پھل اپنے وقت پر آتے ہیں ایسا ہی نور بھی اپنے وقت پر ہی اترتا ہے۔ اور قبل اس کے جو وہ خود اترے کوئی اس کو اتار نہیں سکتا۔ اور جب کہ وہ اترے تو کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا۔ مگر ضرور ہے کہ جھگڑے ہوں۔ اور اختلاف ہو مگر آخر سچائی کی فتح ہے۔ کیونکہ یہ امر انسان سے نہیں ہے اور نہ کسی آدم زاد کے ہاتھوں سے بلکہ اس خدا کی طرف سے ہے جو موسموں کو بدلاتا اور وقتوں کو پھیرتا اور دن سے رات اور رات سے دن نکالتا ہے۔ وہ تاریکی بھی پیدا کرتا ہے۔ مگر چاہتا روشنی کو ہے۔ وہ شرک کو بھی پھیلنے دیتا ہے مگر پیار اس کا توحید سے ہی ہے۔ اور نہیں چاہتا کہ اس کا جلال دوسرے کو دیا جائے۔

جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے اس وقت تک کہ نابود ہو جائے خدا کا قانون قدرت یہی ہے کہ وہ توحید کی ہمیشہ حمایت کرتا ہے۔ جتنے نبی اس نے بھیجے سب اسی لئے تھے کہ تا انسانوں اور دوسری مخلوقوں کی پرستش دور کر کے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کریں اور ان کی خدمت یہی تھی کہ لا الٰہ الا اللہ کا مضمون زمین پر چمکے جیسا کہ وہ آسمان پر چمکتا ہے۔ سو ان سب میں سے بڑا وہ ہے جس نے اس مضمون کو بہت چمکایا۔ جس نے پہلے باطل الٰہوں کی کمزوری ثابت کی اور علم اور طاقت کے رو سے ان کا ہیچ ہونا ثابت کیا۔ اور جب سب کچھ ثابت کر چکا تو پھر اس فتح نمایاں کی ہمیشہ کے لئے یادگار یہ چھوڑی (کلمہ طیبہ)۔ اس نے صرف بے ثبوت دعویٰ کے طور پر لا الٰہ الا اللہ نہیں کہا بلکہ اس نے ثبوت دے کر اور باطل کا بطلان دکھلا کر پھر لوگوں کو اس طرف توجہ دی کہ دیکھو اس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں جس نے تمہاری تمام قوتیں توڑ دیں اور تمام شیخیاں نابود کر دیں۔ سو اس ثابت شدہ بات کو یاد دلانے کیلئے ہمیشہ کیلئے یہ مبارک کلمہ سکھلایا۔ (ص 65)

مشابہت

بدھ اور مسیح کی اخلاقی تعلیم میں اس قدر مشابہت اور مناسبت ہے کہ ہر ایک ایسا شخص تعجب کی نظر سے دیکھے گا۔ جو دونوں تعلیموں پر اطلاع رکھتا ہوگا۔ مثلاً انجیلوں میں لکھا ہے کہ شر کا مقابلہ نہ کرو اور اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔ اور غربت سے زندگی بسر کرو۔ اور تکبر اور جھوٹ اور لالچ سے پرہیز کرو اور یہی تعلیم بدھ کی ہے۔ بلکہ اس میں اس سے زیادہ شدومد ہے۔ یہاں تک کہ ہر ایک جانور بلکہ کیڑوں مکوڑوں کے خون کو بھی گناہ میں داخل کیا ہے۔ بدھ کی تعلیم میں بڑی بات یہ بتلائی گئی ہے کہ تمام دنیا کی غمخواری اور ہمدردی کرو۔ تمام انسانوں اور حیوانوں کی بہتری چاہو اور باہم اتفاق اور محبت پیدا کرو۔ اور یہی تعلیم انجیل کی ہے۔ اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح نے مختلف ملکوں کی طرف اپنے شاگردوں کو روانہ کیا اور آپ بھی ایک ملک کی طرف سفر اختیار کیا۔ یہ باتیں بدھ کے سوانح میں بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ بدھ ازم مصنفہ سر مونیر ولیم میں لکھا ہے کہ بدھ نے اپنے شاگردوں کو دنیا میں تبلیغ کیلئے بھیجا اور ان کو اس طرح پر خطاب کیا۔ "باہر جاؤ اور ہر طرف پھر نکلو۔ اور دنیا کی غمخواری اور دیوتاؤں اور آدمیوں کی بہتری کے لئے ایک ایک ہو کر مختلف صورتوں میں نکل جاؤ اور یہ منادی کرو کہ کامل پرہیزگار ہو۔ پاک دل ہو۔ برہم چاری یعنی تنہا اور مجرد رہنے کی خصلت اختیار کرو"۔ اور کہا کہ "میں بھی اس مسئلہ کی منادی کے لئے جاتا ہوں"۔ اور بدھ بنارس کی طرف گیا اور اس طرف اس نے بہت معجزات دکھائے۔ اور اس نے ایک نہایت موثر وعظ ایک پہاڑی پر کیا۔ جیسا کہ مسیح نے پہاڑی پر وعظ کیا تھا اور پھر اسی کتاب میں لکھا ہے کہ بدھ اکثر مثالوں میں وعظ کیا کرتا تھا اور ظاہری چیزوں کو لے کر روحانی امور کو ان میں پیش کیا کرتا تھا۔ (ص 77)

صلیب توڑنے سے مراد یہ ہے کہ اس زمانہ میں آسمان اور زمین کا خدا ایک ایسی پوشیدہ حقیقت ظاہر کر دے گا کہ جس سے تمام صلیبی عمارت یکدفعہ ٹوٹ جائے گی۔ اور خنزیروں کے قتل کرنے سے نہ انسان مراد ہیں نہ خنزیر بلکہ خنزیروں کی عادتیں مراد ہیں یعنی جھوٹ پر ضد کرنا اور بار بار اس کو پیش کرنا جو ایک قسم کی نجاست خوری ہے پس جس طرح مرا ہوا خنزیر نجاست نہیں کھا سکتا اسی طرح وہ زمانہ آتا ہے بلکہ آ گیا کہ بری خصلتیں اس قسم کی نجاست خوری سے روکی جائیں۔ (ص 87)

رات گزر گئی

دنیا نے بہت کچھ اندھیرے میں کشتی کی۔ بہتوں نے اپنے سچے خیر خواہوں پر حربے چلائے اور اپنے دردمند دوستوں کے دلوں کو دکھایا اور عزیزوں کو زخمی کیا۔ مگر اب اندھیرا نہیں رہے گا۔ رات گزری دن چڑھا۔ اور مبارک وہ جو اب محروم نہ رہے۔! (ص 87)

میرا بھائی مرزا مظفر احمد

ہمدرد، خیر خواہ، نافع الناس وجود

مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب

میں جب امریکہ سے واپس لوٹا ہوں، سوچتا تھا کہ وقت ملنے پہ بھائی مظفر کے کردار کے نمایاں اور حسین پہلو بیان کر کے ان کی صحت اور کام کرنے والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی تحریک کروں۔

بھائی اب زندگی کے اس دور سے گزر رہے ہیں کہ ہر وقت ان کی صحت کے متعلق دھڑکا لگا رہتا ہے کیونکہ مختلف عوارض نے انہیں گھیر رکھا ہے۔ سو آج لکھنے بیٹھا ہوں!

ابا جان بجا طور پر اپنے اس بیٹے کی صلاحیتوں پر فخر کیا کرتے تھے اور گورنمنٹ کی ملازمت کے دوران ان کے مثالی کردار اور جماعت احمدیہ کی عالی خدمات کا بڑے فخر سے ذکر کیا کرتے تھے۔

اس سال آپریشن کے بعد مجھے Stroke ہو گیا۔ بھائی مظفر نے میری نگہداشت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مجھے ہر قسم کی طبی سہولت بہم پہنچانے میں مدد فرمائی۔ میری زندگی میں کئی مواقع پر جب کوئی خطرہ لاحق ہوا تو ایک مرد خدا کو ہمیشہ اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔ یہ شخص میرا بھائی مظفر ہے جس نے ہمیشہ میرا سارا بوجھ اپنے ہاتھوں پر لیا اور مجھے کبھی کوئی گزند نہیں پہنچنے دی۔

میرے بیٹے عزیزم محمود احمد صاحب نے باوجود کینسر جیسے مہلک اور موذی مرض میں مبتلا ہونے کے میری اور اپنی والدہ کی عیادت وخدمت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اس خدمت میں اس کی اہلیہ اور بچے سب شامل ہیں۔ اس نے واقعی بیٹا ہونے کا حق ادا کر دیا۔ قیام امریکہ کے سارے عرصہ میں اس کو میرے بھائی مظفر احمد صاحب کی پوری رہنمائی حاصل رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا میں بھی اپنی ہر نعمت سے نوازے۔ اس کا والی و وارث ہو اور اسے اپنے چچا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

بھائی نے سب بہن بھائیوں کو اپنی شفقت اور بے شمار احسانات سے کبھی والدین کی محرومی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ بہن بھائیوں میں پیار ایک قدرتی چیز ہے لیکن میں اکثر سوچتا ہوں کہ میرے بھائی مظفر پر خدا کا بڑا فضل ہے کہ وہ بہترین بیٹے، بہترین بھائی، بہترین خاوند، بہترین دوست اور بہترین انسان ہیں۔

سرکاری ملازمت کے دوران بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل کا خاص سایہ رہا اور اعلیٰ سے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود آپ پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکا۔ اگر کسی نے کچھ کہا تو آپ کو ایک مثالی دیانتدار، ہر قسم کے تعصب سے پاک افسر کے طور پر بیان کیا۔ یہ واقعات یاد آتے ہیں تو دردل سے آپ کے لئے دعا نکلتی ہے اور دل عمر خضر مانگتے ہوئے آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہے!

1962ء کی بات ہے۔ موسم سرما کی تعطیلات گھانا سے لنڈن جا کر گزارنے کا پروگرام بنا۔ پروگرام کے مطابق میڈرڈ (سپین) سے آگے لنڈن تک کا سفر بذریعہ ٹرین کرنا تھا۔ میڈرڈ میں ٹرین پر سامان چڑھاتے وقت Groin میں شدید چک پڑ گئی۔ اس تکلیف میں ساری رات جاگتا اور کراہتا رہا۔ پیرس پہنچ کر میری اہلیہ قدسیہ بڑی ہمت سے کام لے کر اکیلے ہی ٹیکسی کروا کر برٹش ایمبیسی پہنچ گئیں اور کہا کہ میرے خاوند بیمار ہو گئے ہیں اور میں بچوں کے ساتھ سفر کر رہی ہوں۔ ہماری مدد کریں اور ہماری سیٹیں تبدیل کروا کر بذریعہ ہوائی جہاز کروا دیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ کے لئے یہ سستا رہے گا کہ پاکستان چلی جائیں اور وہاں سے علاج کروا کے دوسرا ٹکٹ لے کر انگلستان چلی جائیں کیونکہ پیرس (فرانس) میں علاج بہت مہنگا ہے اور زبان کی دقت بھی ہوگی۔ چنانچہ سفر جاری رکھا اور دوسرے روز لنڈن پہنچ گئے۔ لنڈن میں ہماری رہائش کا انتظام مکرم عزیز الدین صاحب کے ہاں تھا اور بھائی مظفر صاحب جو ان دنوں لنڈن آئے ہوئے تھے، ان کو بیماری کا بتایا۔ انہوں نے تسلی دی اور پاکستان ایمبیسی سے رابطہ کر کے وہاں کے ڈاکٹر صاحب کو فوری طور بلوایا اور میری بیگم صاحبہ کو تسلی دی کہ جب تک مجید ٹھیک نہیں ہو جاتے میں یہیں رہوں گا۔ اور ساتھ ہی اپنی سیٹ جو پاکستان کے لئے بک تھی، کینسل کروا دی اور حکومت پاکستان کو اطلاع کر دی کہ چونکہ میرا بھائی بیمار ہے اس لئے میں مجوزہ پروگرام کے مطابق نہیں آ سکتا اور چند دن کے بعد رپورٹ کروں گا۔ یہ تو ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ ایسے سینکڑوں واقعات ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بھائی مظفر احمد صاحب کو بہت عزت و شرف سے نوازا ہے۔ کچھ عرصہ سے آپ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے امیر ہیں۔ آپ کے عہد امارت میں جماعت احمدیہ نے ہر شعبہ میں خوب ترقی کی ہے۔ خاص طور پر شعبہ مال میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خوشنودی کی سند حاصل کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا ہر فرد کسی بھی مشکل کے وقت بھائی مظفر احمد صاحب کو ہمہ وقت موجود پاتا ہے۔

اس سچے ہمدرد، دلی خیر خواہ اور غم آشنا دوست اور بھائی کا حق ہے کہ ہم اس کی صحت و سلامتی عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کریں۔

آسمانی پیغام

یہ کتاب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فروری 1956ء میں امرتسر میں منعقد ہونے والی "آل انڈیا کانگریس کمیٹی" کے اجلاس کے موقع پر تصنیف فرمائی تا کہ ان تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جاسکے۔

اس کا دوسرا ایڈیشن اگست 1958ء میں شائع ہوا۔

آسمانی تحفہ

یہ پمفلٹ بھی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے 1956ء کے کانگریس کمیٹی کے امرتسر میں منعقدہ اجلاس کے لئے تحریر کیا۔ آپ اس وقت ناظر دعوت کے عہدہ پر فائز تھے۔

آپ نے تحریر فرمایا۔

"میرے پیارے ہم وطنو! آپ کے لئے خوشخبری ہو۔ کہ ترقی کا وہ آسمانی راستہ جو گزشتہ زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو میسر تھا اس وقت آپ کے اپنے ملک میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ذریعہ سے آپ کے لئے کھول دیا گیا ہے۔"

والدہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی یاد میں

شیخ ناصر احمد خالد صاحب

میری والدہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا تعلق گوجرانولہ کے ایک ممتاز کشمیری (پنڈت) گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد صاحب حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب احمدی اور دادا حضرت بابو جمال دین صاحب انسپکٹر محکمہ ریلوے (رفیق حضرت مسیح موعود) تھے۔ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب احمدی تقریباً 95-94 سال کی عمر پا کر 24 دسمبر 1983ء کو فوت ہوئے۔ ان کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ قادیان میں طالب علمی کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے ہم مکتب تھے۔ گزشتہ سال لندن کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی ایک روایت "رجسٹر روایات" سے پڑھ کر سنائی۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی بیعت کرلی تھی۔ نیز یہ کہ جب حضرت مسیح موعود کا جنازہ مئی 1908ء میں لاہور سے قادیان پہنچا۔ تو آپ کو جسد خاکی پر پہرہ دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترمہ والدہ صاحبہ کے دادا حضرت بابو جمال دین صاحب بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ میری والدہ صاحبہ کے نانا منشی نذر محمد نذر بی۔ اے انسپکٹر آف سکولز لاہور تھے۔ آپ ایک بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ ان کا مجموعہ کلام "کلام نذر" کے نام سے 1912ء میں شائع ہوا۔ میں نے اپنے نانا مرحوم سے سنا تھا کہ مسلمانوں کی تعلیم کے شعبہ میں خدمات کی بنا پر مولانا الطاف حسین حالی نے منشی صاحب کو "پنجاب کا سرسید" کا خطاب دیا تھا۔ میرے نانا نے ایک دفعہ ذکر کیا کہ ان کی شادی کے وقت بھی ان کے احمدی ہونے کا سوال کھڑا ہوا تو ان کی ہونے والی ساس نے کہا کہ "لڑکا اگر احمدی ہے تو پھر کیا ہوا؟ ہے تو کشمیری"۔ مشہور ماہر اقتصادیات اور پاکستان کے سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق صاحب میری والدہ کی سگی خالہ کے بیٹے تھے۔ سردار محمد یوسف صاحب (سابق سورن سنگھ) ایڈیٹر اخبار نور قادیان، جنہوں نے قرآن شریف کا گورمکھی میں ترجمہ کیا تھا۔ والدہ صاحبہ کے پھوپھا تھے۔

والد صاحب محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب ایم۔اے ناظر بیت المال (آمد) ربوہ نے ایک دفعہ بتایا تھا کہ ان کی بارات قادیان سے براستہ لاہور گوجرانوالہ گئی تھی۔ بارات میں چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر (حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی) جو بعد میں امیر جماعت احمدیہ لاہور مقرر ہوئے۔ چوہدری عبد الحمید صاحب مرحوم سابق جنرل مینیجر واپڈا۔ میرے دادا حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن میرے پھوپھی زاد بھائی شیخ خورشید احمد صاحب (حال ٹورانٹو) جو بعد میں اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ہو کر ریٹائر ہوئے۔ میرے تایا ڈاکٹر کیپٹن حافظ بدرالدین احمد صاحب کے بیٹے مولوی شیخ نصیر الدین احمد صاحب مرحوم (سابق مربی افریقہ) بھی شامل تھے۔ حضرت مصلح موعود کے ماموں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن کی ان دنوں پوسٹنگ گوجرانوالہ میں تھی وہ وہیں سے بارات میں شامل ہوگئے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ میری پیدائش قادیان "مبارک منزل" میں ہوئی۔ "مبارک منزل" قادیان وہ تاریخی عمارت ہے جہاں سے 1938ء میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد اور راہنمائی میں مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر کی ابتداء ہوئی۔ اور محترم مولوی قمر دین صاحب فاضل پہلے صدر اور جناب والد صاحب پہلے داعی سیکرٹری منتخب ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ) میں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ اکثر حضرت اماں جان کے گھر "الدار" جایا کرتا تھا۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم مظفر احمد خالد کی شادی کے موقعہ پر ربوہ میں برادرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب (حضرت مصلح موعود کے صاحبزادے) میرے ساتھ بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے قادیان کی باتیں کیں۔ اور حضرت اماں جان کے کمرے کا نقشہ بیان کیا۔ صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے۔ "بالکل ٹھیک۔ کمرے کا ہو بہو یہی نقشہ تھا"۔ قادیان میں حضرت اماں جان اپنی خادمہ کے ساتھ اکثر بہشتی مقبرہ دعا اور سیر کے لئے پیدل جایا کرتی تھیں۔ واپسی پر رستہ میں کئی گھروں میں تشریف لے جاتیں۔ بس صحن میں کھڑے کھڑے سب کا حال احوال دریافت فرماتیں۔ اور برکت دے جاتیں۔ ہمارے گھر "مبارک منزل قادیان" میں بھی کئی دفعہ تشریف لائیں۔

میری والدہ مرحومہ نہایت نڈر اور بہادر خاتون تھیں ہمارا گھر قادیان میں ذھاب کے کنارے واقع تھا۔ ایک دفعہ رات کو گھر میں بہت بڑا سانپ نکل آیا۔ والدہ صاحبہ نے اکیلے ہی سانپ کو ڈنڈے سے مار کر صحن میں رکھ دیا۔ والد صاحب اس وقت بیت مبارک میں عشاء کی نماز کیلئے گئے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی بہادری کا ایک اور واقعہ یاد آ گیا ہے۔ 1953ء کے پر آشوب دور میں جب کہ پنجاب اور خاص کر لاہور میں احرار اور ان کی ہم نوا پارٹیوں نے احمدیوں کے خلاف شورش اور فساد کا بازار گرم کیا۔ جس پر حکومت پاکستان نے جنرل اعظم خان کو مارشل لاء لگانے کا حکم دیا۔ والد صاحب اس وقت تعلیم الاسلام کالج لاہور کے ہال میں میٹرک کے امتحان میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مخالفین نے کالج ہال پر حملہ کر دیا اور پتھراؤ سے ہال کے شیشے دروازے وغیرہ توڑ دیئے اور لڑکوں کو امتحان نہ دینے دیا گیا۔ میں اس وقت میٹرک کا امتحان دے رہا تھا۔ اور میرا سنٹرل ماڈل سکول تھا۔ ہماری رہائش اس وقت کالج دفتر کے اوپر ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں تھی۔ مولویوں کو جب یہ علم ہوا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب کی رہائش گاہ یہ ہے۔ تو انہوں نے سڑک پر کھڑے ہو کر گھر پر پتھراؤ کر دیا۔ جس سے کھڑکیوں دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ میں جب شام کے پرچے کے بعد گھر آیا۔ تو دیکھا کہ تمام گھر اینٹوں سے اٹا پڑا ہے۔ اور گھر کے برتن اور دیگر سامان ٹوٹا ہوا پڑا ہے۔ حملہ کے وقت والدہ صاحبہ اپنے بچوں کو لے کر چھت پر سے ہو کر چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم (کالج لیبارٹری والے) کے گھر چلی گئیں۔ میں جب گھبرایا ہوا وہاں پہنچا۔ تو دیکھا کہ پکوان تیار ہو رہے تھے۔ اور تمام لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ جیسے پکنک منا رہے ہوں۔ کوئی خوف۔ کوئی ڈر کوئی گھبراہٹ کا شائبہ تک نہ تھا۔ کہ اتنا بڑا واقعہ ہو گیا ہے۔

حضرت میر داؤد احمد صاحب کی وفات پر والدہ صاحبہ کا ایک مضمون "جنت کا شہزادہ میر داؤد احمد" کے عنوان سے رسالہ مصباح میں شائع ہو کر بہت مقبول ہوا۔

والدہ صاحبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 24 نومبر 1988ء کو ایک لمبی علالت کے بعد ربوہ میں وفات پائیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ 4 سال کی بندش کے بعد 28 نومبر 1988ء کو جب "اخبار الفضل" دوبارہ شائع ہونا شروع ہوا۔ تو اس میں ان کی وفات کی تفصیلی خبر شائع ہوئی۔ حضرت صاحب نے لندن سے بذریعہ ٹیلی گرام تعزیت فرمائی۔ مرحومہ نے چھ بیٹے، بہوئیں بہت سے پوتے پوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 3

امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے امیدوار کی تائید حمایت کریں گے۔

حضور انور اس وقت ایبٹ آباد میں قیام فرما تھے خاکسار حسب ہدایت ہنگامی طور پر یہ پیغام لے کر پہنچا۔ حضور نے فرمایا ان کو کہہ دیں ہم آزاد امیدوار کو ووٹ دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ ہم اپنے وعدہ کی قطعاً خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اور نہ اپنے ووٹوں کے بدلہ میں یہ شرط لگائیں گے کہ وہ آپ کی پارٹی میں شامل ہو جائے کیونکہ ہم نے اسے غیر مشروط طور پر ووٹ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ہاں آپ اپنی کوشش سے ان کو اپنی پارٹی میں شامل کرلیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ اس پارٹی کو بتا دیں کہ اگر آپ نے چنیوٹ میں آزاد امیدوار کے مقابلے میں اپنا امیدوار نامزد کیا تو ہم نہ صرف چنیوٹ میں بلکہ پورے ملک میں آپ کے امیدواروں کی مخالفت کریں گے۔

حضور نے مجھے ہدایت فرمائی کہ فوراً واپس جا کر یہ پیغام متعلقہ پارٹی اور اس کے سربراہ کو پہنچا دیں۔ مجھے فرمایا کہ آپ ذاتی طور پر اس آزاد امیدوار سے رابطہ رکھیں لیکن یہ خیال رکھیں کہ میری طرف سے قطعاً ان کو اس سیاسی پارٹی میں شمولیت کے لئے نہ کہیں۔ خاکسار کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر فوراً واپس پہنچیں کار بھی لینی پڑے تو حاصل کریں۔ خاکسار نے ربوہ پہنچ کر حضور کا پیغام پہنچا دیا اور خود اس آزاد امیدوار کے پاس پہنچ گیا تا کہ ان سے رابطہ رہے۔ حضور کا ڈنکے کی چوٹ پر یہ اعلان جب متعلقہ سیاسی پارٹی کے سربراہ تک پہنچا تو وہ دنگ رہ گئے۔ اب ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ از خود اس امیدوار کے پاس جا کر رابطہ کریں چنانچہ وہ خود مورخہ 25 ستمبر 1970ء کو اس امیدوار کے گاؤں پہنچے وہاں رات قیام کیا۔ امیدوار کو منایا اور اس امیدوار کو اپنی جماعت میں شامل کرلیا۔

حضور نے ایک لحظہ بھی اپنے عہد سے انحراف نہ فرمایا اور اس امیدوار سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کو نبھانے کی خاطر ملک کے ایک بڑے سیاستدان کو بھی صاف جواب دے دیا۔ اور وہ بھی آپ کی اصول پرستی کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو گیا۔

وہ رات بے پناہ تھی اور میں غریب تھا
کل مجھ سے میرا چاند بہت ہی قریب تھا
رکھتا نہ کیوں میں روح و بدن اس کے سامنے
وہ یوں بھی تھا طبیب وہ یوں بھی طبیب تھا
(عبید اللہ علیم)

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ تحریر فرماتے ہیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب جو محترم شریف احمد بانی صاحب کی والدہ محترمہ تھیں کلکتہ میں وفات پا گئیں (ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں) مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز براستہ امرتسر قادیان 13 ستمبر 2001ء کو پہنچا اور اسی روز مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ اور ان کے شوہر درویشان قادیان کی ضروریات کا بڑا خیال رکھتے تھے اور انہیں بڑی رازداری سے پورا فرماتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ملک اللہ بخش صاحب وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں دو ہفتہ تک فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں داخل رہی ہیں۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن ابھی بیماری چل رہی ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جلد کامل شفاء عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ آصفہ فرزانہ صاحبہ بابت ترکہ محترمہ خورشید فردوس صاحبہ)

محترمہ آصفہ فرزانہ صاحبہ اہلیہ مکرم فرخ پرویز شاہد صاحب ساکن دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ خورشید فردوس صاحبہ (بنت مکرم ملک محمد لطیف صاحب) اہلیہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ قطعہ نمبر A-5/6/45 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 78 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ میں ان کی جائز وارث ہوں۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ آصفہ فرزانہ صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ)
3۔ محترمہ نسیم خالدہ صاحبہ (ہمشیرہ)
4۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب (کزن)
5۔ مکرم مسعود احمد ملک صاحب (کزن)
6۔ مکرم اعجاز احمد ملک صاحب (کزن)
7۔ مکرم سعید احمد ملک صاحب (کزن)
8۔ مکرم مبارک احمد ملک صاحب (کزن)
9۔ محترمہ نعیمہ لطیف صاحبہ (کزن)
10۔ محترمہ زاہدہ صادق صاحبہ (کزن)
11۔ محترمہ قمر شاہین بھٹی صاحبہ (کزن)
12۔ مکرم منور احمد ضیاء صاحب (کزن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے ویکسینیشن

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے مورخہ 24 ستمبر 2001ء کو فضل عمر ہسپتال میں ویکسینیشن کی جائے گی۔ کیمپ صرف ایک دن کے لئے لگایا جائے گا لہذا گزارش ہے کہ جو احباب ویکسینیشن کروانا چاہتے ہیں وہ 24 ستمبر 2001ء کو ہسپتال آ کر انجکشن لگوا لیں۔ بڑوں کے لئے فی انجکشن -/195 روپے اور بچوں کے لئے -/125 روپے ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے ماسٹر آف پبلک ایڈمنسٹریشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 24 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کے لئے ڈان 13-9-01

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے ایم ایس سی فزکس پارٹ ون ایم اے عربی پارٹ ون میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے داخلہ فارم 29 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 14/9/01

گورنمنٹ کالج لاہور نے P.G.D in Computer Technology and Communication میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 ستمبر ہے مزید معلومات کے لئے ڈان 14/9/01

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہریداران دفتر خزانہ حال جرمنی لکھتے ہیں خاکسار کی صحت علیل چلی آ رہی ہے ہم دونوں میاں بیوی ہنسی خوشی جرمنی آئے کہ مورخہ 11۔ اگست 2001ء کو میری بیوی کا بلڈ پریشر بڑھ جانے سے سر کا آپریشن ہوا ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ صحت بفضل تعالیٰ بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے ہم دونوں کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ثبوت کے بغیر اسامہ نہیں دیں گے قندھار

میں پاکستانی وفد کے طالبان کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ مذاکرات غیر نتیجہ رہے۔ وفد نے گورنر قندھار سے ملاقات کی اور انہیں اسامہ بن لادن پر دہشت گردی کے امریکی الزامات اور اس سے مطالبے سے آگاہ کیا کہ امریکی اسامہ کو افغانستان سے نکالنا چاہتے ہیں۔ طالبان انتظامیہ نے کہا کہ ثبوت کے بغیر اسامہ نہیں دیں گے۔ امریکیوں کے فراہم کردہ ثبوت ناکافی ہیں۔

اڈے دینے والے ملک سے بھی جنگ کریں گے

پاکستان میں افغانستان کے سفیر نے کہا ہے کہ ہم اپنے ملک کا دفاع کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ امریکہ نے اگر افغانستان پر حملہ کیا تو اس کا بھرپور جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا اسامہ کو امریکہ کے حوالے کسی بھی صورت میں نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں مزید کہا کہ امریکہ کو فوجی اڈے فراہم کرنے والے ملک سے بھی جنگ کریں گے۔

پاکستان ہمارے ساتھ ہے۔ امریکہ

امریکہ کے صدر جارج بش نے کہا ہے کہ ان کی صدر مشرف سے اچھی اور کھلی گفتگو ہوئی ہے۔ جس میں ان پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ پاکستان امریکہ سے تعاون کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے پاکستان کے ردعمل کو بہت مثبت قرار دیا۔ اور مزید کہا ہے کہ پاکستان ہمارے ساتھ ہے تمام ضروریات پوری کرے گا۔

امریکہ کا جنگ شروع کرنے کا اعلان

امریکی صدر بش نے نیویارک اور واشنگٹن میں تباہ کن حملوں کے خلاف صلیبی جنگ شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے امریکی عوام کو خبردار کیا ہے کہ انہیں چوکنا رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ شرپسند اب بھی موجود ہیں اور ان سے خطرہ ہے کیمپ ڈیوڈ سے واشنگٹن پہنچنے پر انہوں نے امریکی عوام کو یقین دلایا کہ حکومت اس خطرے کے پیش نظر مستعد ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ان حملوں کے نتیجے میں امریکی معیشت کو زک پہنچی ہے۔ لیکن اب امریکی اپنا کام کاج دوبارہ شروع کر دیں گے۔

اسامہ بڑا ملزم ہے امریکی صدر بش نے ایک بار پھر ان حملوں میں ملوث ہونے کا الزام اسامہ بن لادن پر لگایا ہے اور عہد کیا ہے کہ وہ جہاں بھی چھپے گا ڈھونڈ نکالیں گے۔ انہوں نے کہا اس میں کوئی شک نہیں کہ اسامہ بن لادن ہی بڑا ملزم ہے۔

چین نے پاکستان کے ساتھ سرحد بند کر دی

چین نے افغان مہاجرین کی ممکنہ آمد کے خدشے کے پیش نظر پاکستان سے ملنے والی سرحد کو سیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مغربی چین میں چینی حکومت کے ترجمان نے صحافیوں کو بتایا کہ چین نے امریکہ میں طیاروں کی ہائی جیکنگ اور نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور واشنگٹن میں پینٹاگون کی عمارتوں سے ٹکرانے کے واقعہ کے ایک دن بعد پاکستان سے ملنے والی سرحد کو دو روز کے لئے بند کیا تھا۔ چینی ترجمان نے کہا کہ چین سے پاکستان جانے والے لوگوں پر کوئی پابندی نہیں لیکن پاکستان سے چین آنے والے افراد کے لئے سرحد بند کر دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ میں 11 ستمبر کے واقعات کی وجہ سے چین کو خطرہ ہے کہ بعض دہشت گرد چین سے گزر سکتے ہیں۔

روس کی جنگ میں اسامہ نے اپنی شناخت بنائی

اسامہ کی مقبولیت کا آغاز جنگ افغانستان سے ہوا۔ ابتدائی دنوں میں وہ خاندانی پیشے میں اپنے بھائیوں کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ بی بی سی نے ان کی ابتدائی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ 1980ء کی دہائی کے اوائل میں ایک نوجوان کی حیثیت سے وہ افغانستان پہنچے۔ سوویت حملہ آوروں کے خلاف ملک میں جاری جنگ میں وہ اپنی الگ شناخت بنانا چاہتے تھے۔ جلد ہی انہوں نے چند سپاہیوں کے ایک وفد کی قیادت شروع کر دی اور متعدد جنگی کارروائیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ افغانستان میں قیام سے اسامہ کو بیشتر ممالک الجزائر، مراکش، ملائیشیا اور امریکہ کی سخت گیر اسلامی تنظیموں کے نزدیک ہونے کا موقع ملا۔ بی بی سی کے مطابق امریکی حکومت کو مختلف الزامات کیلئے ان کی برسوں سے تلاش رہی ہے۔ 1998ء میں کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارتخانوں پر حملوں کا ذمہ دار بھی ان کو ٹھہرایا گیا۔ بڑھتے ہوئے خطرات نے 44 سالہ اسامہ کے مقاصد کو ذرا بھی متاثر نہ کیا۔

امریکی افواج مشکل میں پھنس سکتی ہے

صدر جنرل مشرف سمیت پاکستانی حکومت کے عہدیدار افغانستان کے خلاف امریکہ کی قیادت میں ہونے والی کسی بھی کارروائی کے لئے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرانے کے ساتھ ساتھ امریکی قیادت کو یہ باور کرانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں کہ افغانستان کے اندر عجلت میں کی گئی فوجی کارروائی کے نتیجہ میں امریکی افواج کسی مشکل میں پھنس سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ علاقہ غیر ملکی حملہ آوروں کے لئے ہمیشہ مشکل ثابت ہوا ہے۔

بھارتی کیمپ پر فدائی حملہ شمالی کشمیر کے ہندواڑا

باقی صفحہ 8 پر

وزن کم کرنے کیلئے بے ضرر اور مفید دوا
موٹاپا۔ وزن GHP-313/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 18- ستمبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 20 زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ
☆ بدھ 19- ستمبر غروب آفتاب: 12-6
☆ جمعرات 20- ستمبر طلوع فجر: 31-4
☆ جمعرات 20- ستمبر طلوع آفتاب: 5.53

دوست ممالک سے پاکستان کے صلاح مشورے

امریکہ میں دہشت گردی کے واقعات کے بعد افغانستان کی صورتحال کے تناظر میں پاکستان نے حفاظتی اقدامات مکمل کر لئے ہیں- بھارت اگر کسی دوسرے ملک کے ساتھ مل کر کوئی ایڈونچر یا وہ از خود پاکستان کے خلاف جارحانہ اقدام کرنا چاہتا ہے تو پاکستان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے- پاکستان نے واضح کر دیا ہے کہ وہ بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف تعاون کرے گا- البتہ کسی مسلم برادر ملک کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہوگا- پاکستان نے افغانستان سمیت تمام دوست ممالک سے بھی صورتحال کے بارے میں مشورے کئے ہیں- کیونکہ اس وقت 1971ء کے بعد حالات بہت سنگین ہیں اور صحیح فیصلہ کرنے کے لئے انتہائی غور وفکر کی ضرورت ہے-

جنرل مشرف کو برطانوی وزیر اعظم کا فون

برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے صدر جنرل مشرف سے فون پر بات چیت کی ہے- بلیئر کے ترجمان کے مطابق یہ رابطہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لئے ممکنہ امریکی اتحاد کی تشکیل کے سلسلے کی کڑی ہے- برطانوی ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان پر دباؤ نہیں ڈال رہے- افغان حکومت اسامہ کو دے کر کشیدگی کم کر سکتی ہے-

پاکستان نے سرحدیں بند کر دیں

پاکستان نے افغانستان کے ساتھ اپنی سرحد بند کر دی ہے اور اب افغان مہاجرین کو پاکستان کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے جبکہ پاکستان میں موجود مہاجرین کو درجنوں کیمپوں میں پابند کر دیا گیا ہے- پاکستان نے 1560 میل کی سرحد پر تجارت بند کر دی ہے- جہاں دونوں ملک فوجیں اور اسلحہ جمع کر رہے ہیں یہ اقدام صدر مشرف کی طرف سے امریکہ کے ساتھ مکمل تعاون پر رضامند ہونے کے بعد کیا-

اپنی سالمیت اور خودمختاری پر آنچ نہیں دیں گے

پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف ہے- دہشت گردی چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں- تاہم وزیر خارجہ نے واضح کیا کہ ہم اپنی سالمیت اور خودمختاری پر ہرگز آنچ نہیں آنے دیں گے-

امریکہ کو پاکستانی سرزمین کی استعمال کی اجازت حکومتی معاملہ ہے

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس خلیل رمدے نے حکومت پاکستان کی جانب سے امریکہ کو افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے پاکستان کی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دینے کے خلاف ایم ڈی طاہر ایڈووکیٹ کی رٹ درخواست ابتدائی سماعت میں ہی مسترد کر دی- فاضل عدالت نے اپنے فیصلہ میں یہ قرار دیا کہ عدلیہ نے آج تک ریاست کے معاملات خود چلانے کی کوشش نہیں کی جبکہ بین الاقوامی تعلقات، عالمی اتحادوں، عالمی معاہدوں اور سمجھوتوں کا معاملہ صرف ریاست کا ہے- جن سے عہدہ برآ ہونا عدلیہ کی نہیں حکومت کی ذمہ داری ہے-

یہ محض قیادت کے فیصلے ہیں

آئی ایس آئی کے سابق سربراہ اور دانشور جنرل (ر) حمید گل نے کہا ہے کہ امریکی حکومت کا دباؤ قبول کر کے حکومت جو فیصلے کر رہی ہے یہ محض قیادت کے فیصلے ہیں- بحیثیت فوج کے ادارہ کے فیصلے نہیں ہیں- اے پی سی میں سخت قراردادیں منظور کرنے والوں نے صدر سے ملاقات کے بعد ان کے اقدامات کی تائید کر دی ہے قوم انہیں معاف نہیں کرے گی-

نیویارک سے لاہور آنے والی پہلی پرواز کا استقبال

امریکہ میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے بعد قومی ائرلائن پی آئی اے کی پہلی پرواز پی کے 712 نیویارک سے لاہور پہنچی- اس پرواز کے ذریعہ 200 سے زائد مسافر خواتین وحضرات لاہور ائرپورٹ پہنچے- ائرپورٹ پر استقبال کے لئے کھڑے لوگ پرواز سے آنے والوں کا استقبال کرتے رہے- مسافروں نے بتایا کہ دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکہ میں مقیم مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی- تفتیش کے نام پر ملک چھوڑنے کی وارننگ ملتی رہی- انہوں نے مزید کہا کہ ٹریڈ سینٹر کے پاس آج بھی لوگ اپنے عزیزوں کی تصویریں لے کر کھڑے ہیں کہ شاید وہ زندہ نکل آئیں-

بقیہ صفحہ 7

علاقے میں مجاہدین نے بھارتی فوج کے خصوصی آپریشنز گروپ کے کیمپ میں گھس کر ہر طرف شدید فائرنگ کی اور گرینیڈ پھینکے جس میں 11 اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے- جبکہ 9 زخمی ہوئے- حملے میں ایک فدائی مجاہد بھی شہید ہو گیا-

ہائی جیکروں اور ان کے کمانڈروں کی گفتگو کا ریکارڈ

امریکی حکام کا کہنا ہے کہ 2 طیاروں کے بلیک باکسز سے ہائی جیکروں اور ان کے کمانڈروں کے درمیان ہونے والی گفتگو کا مکمل ریکارڈ مل گیا ہے- یہ ریکارڈ امریکی حکام نے دونوں تباہ شدہ طیاروں کے بلیک باکسز سے حاصل کیا ہے-

امریکی تاریخ کی سب سے بڑی تحقیقات کا آغاز

امریکہ میں افراد کی تلاش کے لئے تاریخ کی سب سے بڑی تحقیقات شروع ہو گئی ہیں- جنہوں نے نیویارک اور واشنگٹن میں دہشت گردی کے حملوں کے لئے 19 ہائی جیکروں کو سرمایہ فراہم کیا اور ان کی پشت پناہی کی- اب تک 25 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے- امریکی انتظامیہ دہشت گردوں کے خلاف تحقیقات کے لئے فوجی ٹربیونل کے قیام پر بھی غور کر رہی ہے-

امریکہ یکطرفہ کارروائی سے باز رہے

چین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ نیویارک میں ہونے والے دہشت گردی میں ملوث ملزموں کا یقین کئے بغیر اس کی کوئی بھی انتقامی کارروائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے جبکہ اس طرح دہشت گردی کے بڑھنے کا خطرہ بھی پیدا ہو جائے گا-

امریکی فہرست جھوٹی نکلی

نیویارک اور واشنگٹن میں ہونے والی دہشت گردی کے حوالے سے امریکی محکمہ قانون کی طرف سے ان دہشت گردوں کی جاری فہرست اس وقت غلط ثابت ہو گئی جب اس فہرست میں شامل ایک سعودی باشندہ جسے نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے ٹکرانے والے پہلے طیارے کے ہائی جیکروں میں مبینہ طور پر شامل ایک سعودی باشندہ جدہ میں زندہ پایا گیا-

خوشخبری
پاکستانی اور چائنیز کھانوں کے ساتھ چرغہ ہاؤس کی ایک اور پیشکش لاہوری چکن سجی قیمت -/160
اس کے علاوہ چکن سجی اور مٹن سجی بھی دستیاب ہے
چوہدری محمد سلیم فون نمبر 918

COLIC REMEDY
پیٹ کا درد- گردہ کا درد- ایام کے دنوں کا درد اور اپنڈکس کے درد کے لئے بفضل خدا بہترین دوا ہے- قیمت -/10 روپے گھر پر ضرور رکھیں
بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور نزد اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر 213698 رہائش 211186
نوٹ بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں-

مکان برائے فروخت
ایک ڈبل سٹوری مکان برائے فروخت واقعہ پلاٹ نمبر 24 بلاک نمبر 1 دار العلوم غربی ربوہ مکان کا کل رقبہ 1 کنال 10 مرلے ہے- گیارہ بیڈ روم، نو اٹیچ باتھ، ایک ڈرائنگ و ڈائننگ روم امریکن کچن، ایک بڑی کار پارکنگ، اور ٹی وی لاؤنج پر مشتمل ہے درج ذیل سے رابطہ کریں-
1- عزیز عباسی- کیوریٹو ڈسٹری بیوٹرز- گولبازار ربوہ فون 211283-211047
2- عبد الرشید فاروقی- کراچی فون نمبر 29-6342628
از طرف عذرا عباسی C/6-334 فیڈرل بی ایریا- کراچی

ہمارے ریٹ
دیسی گھی -/120 روپے فی کلو تھوک
دیسی گھی -/130 روپے فی کلو پرچون
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

F.Sc./I.C.S و میٹرک کے طلباء و طالبات
کمپیوٹر، میتھ، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور انگلش کوچنگ کے لئے
نہایت تجربہ کار اور اعلیٰ کوالیفائیڈ اساتذہ سے استفادہ کریں
اور امتحانات میں اعلیٰ کامیابی حاصل کریں
طالبات کے لئے الگ وقت میں الگ کلاسز
کلاسز شروع ہیں
AICS ایبکس 21/21 دار الرحمت شرقی الف ربوہ
انسٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس فون: 213694,211668

فون: 646082
639813
جدید زیورات کا مرکز
مراد جیولرز
نزد مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار فیصل آباد